3 قیمتیں

3.1 گرانی کا عالمی منظر نامہ

قرضے کی عالمی منڈیوں میں بحران نے دنیا بھر میں صارفی طلب کو متاثر کیا جس کا نتیجہ ترقی پذیر ملکوں میں کم گرانی اور ترقی یافتہ ملکوں میں عام اقتصادی سست روی کے خطرات کی صورت میں نکلا۔ امریکہ میں مارچ 09ء میں سال بسال گرانی منفی ہوگئی جبکہ صارفی اشیا کی قیمتوں میں سالانہ کمی آخری بار 1955ء میں واقع ہوئی تھی۔ صارف اشاریہ قیمت گرانی جاپان میں گر رہی ہے اور یورو کے علاقے میں یہ تقریباً صفر ہے۔ برطانیہ میں گرانی مارچ 09ء میں اگرچہ 2.9 فیصد تھی، تاہم نسبتی اشاریہ قیمت سے جانچی گئی قیمتیں تقریباً پانچ عشروں میں پہلی بار (منفی 0.4 فیصد) کم ہوئی ہیں (دیکھئے **جدول 3.1**)۔ صارفین قیمتوں میں مزید کمی کی توقع کریں گے اور خریداری کو ملتوی رکھیں گے جس سے ارزانی غیر محفوظ ہوسکتی ہے۔ اس سے منافع مزید کم ہوگا، ملازمتیں ختم ہوں گی اور طلب کمزور پڑے گی۔

جدول 3.1: اہم معیشتوں میں گرانی اور پالیسی ریٹ

فیصد

	گرانی سال بسال			پالیسی ریٹ		
	جولائی 08ء	دسمبر 08ء	اپریل 09ء	موجودہ پالیسی ریٹ	گذشتہ	تبدیلی کی تاریخ
امریکہ *	5.6	0.1	-0.4	صفر سے 0.25	1.0	16 دسمبر 2008ء
برطانیہ *	4.4	3.0	2.9	0.5	1.0	5 مارچ 2009ء
یوروزون	3.8	1.6	0.6	1.0	1.3	7 مئی 2009ء
جاپان *	2.3	0.4	-0.3	0.1	0.3	20 دسمبر 2008ء
آسٹریلیا @	5.0	3.7	2.5	3.0	3.3	8 اپریل 2009ء
چین *	6.3	1.2	-1.2	5.3	5.6	22 دسمبر 2008ء
بھارت #	8.3	9.7	9.6	4.8	5.0	21 اپریل 2009ء
ملائیشیا *	8.5	4.4	3.5	2.0	2.5	24 فروری 2009ء
انڈونیشیا	11.9	11.1	7.3	7.5	7.8	3 اپریل 2009ء
سری لنکا	26.6	14.4	2.9	10.3	10.5	11 فروری 2009ء
پاکستان	24.3	23.3	17.2	14.0	15.0	21 اپریل 2009ء

ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک، او ای سی ڈی، دی اکانومسٹ اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹ

فروری 2009ء تک گرانی کے اعداد وشمار

* مارچ 2009ء تک گرانی کے اعداد وشمار

@ پہلی سہ ماہی 2009ء

ارزانی سے زری پالیسی کا اثر کم ہوجاتا ہے چنانچہ مرکزی بینکوں کے لیے دشواریاں پیدا ہوچکی ہیں۔ ان حالات میں مرکزی بینکوں کے پاس یہ راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ معیشت کا پہیہ چلانے کی غرض سے طویل مدتی اثاثے خریدیں اور معیشت میں زر داخل کریں۔

موجودہ اقتصادی کساد بازاری کی وجہ سے عالمی طلب گھٹنے کے اثرات بین الاقوامی منڈیوں میں اجناس کے نرخوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ اجناس

کے نرخ بین الاقوامی منڈیوں میں بلند ترین سطح سے گرے ہیں (دیکھئے **شکل 3.1** اور **جدول 3.2**)۔ اگرچہ تمام اہم اجناس کے نرخ اپنی بلند ترین سطح سے کم ہوئے ہیں، تاہم عالمی کساد بازاری کا سب سے زیادہ اثر تیل کے نرخوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔

ایک طرف خوراک کی قیمتوں میں بہت زیادہ کمی نہیں آئی کیونکہ ان کی طلب لگ بھگ مستقل رہتی ہے، دوسری طرف سب سے زیادہ اثر مصنوعات، اشیائے تعیش اور تعمیراتی اشیا پر پڑا، نیز ایندھن اور دھاتوں کی قیمتیں بھی کم ہوئیں۔

خوراک، ایندھن اور دھاتوں کی قیمت کے آئی ایم ایف کے اشاریوں میں جولائی 08 سے اپریل 09ء تک بالترتیب 26.7 فیصد، 61.1 فیصد اور 40 فیصد کمی آئی۔ اجناس کے نرخ گرنے کے متعدد اسباب بیان کیے جا سکتے ہیں مثلاً دستیاب ذخائر کی موجودگی کے باعث تیل کی عالمی طلب میں کمی[1]، خصوصاً بجلی اور فولاد کی پیداوار میں۔

شکل نمبر 3.1: اجناس کی قیمتوں کے عالمی اشاریے

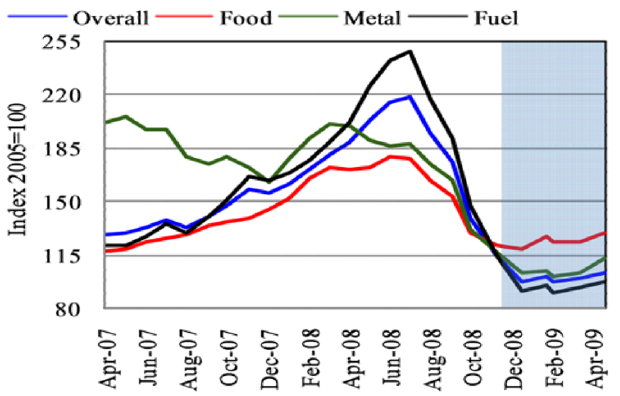

Source: IMF

جدول 3.2: اجناس کی عالمی قیمتیں

اشیا	اکائی	جولائی 08ء	دسمبر 08ء	اپریل 09ء
خام تیل	ڈالر فی بیرل	132.5	41.5	50.3
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	799.0	550.8	577.3
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	328.2	220.1	233.5
شکر	امریکی سینٹ فی پونڈ	13.2	11.3	13.5
پام آئل	ڈالر فی میٹرک ٹن	1026.2	440.4	693.2
سویابین کا تیل	ڈالر فی میٹرک ٹن	1372.3	681.0	787.3
مکئی	ڈالر فی میٹرک ٹن	266.9	158.2	168.7
تانبا	ڈالر فی میٹرک ٹن	8407.0	3105.1	4436.9
زِنک	ڈالر فی میٹرک ٹن	1856.4	1112.9	1388.1
سونا	ڈالر فی اونس	939.8	822.0	889.5
سیسہ	ڈالر فی میٹرک ٹن	1960.0	968.2	1393.9

ماخذ: آئی ایم ایف اور www.gold.org

جہاں تک غیر ایندھنی اجناس کا تعلق ہے اہم اناجوں کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ رسد میں بہتری ہے کیونکہ دنیا بھر کے کاشتکار گذشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رقبہ زیر کاشت لائے، اس تبدیلی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ گذشتہ سال اجناس کی قیمتیں بلند رہی تھیں۔ اس کے علاوہ غذائی اجناس کی طلب بھی کم ہوگئی کیونکہ تیل کے نرخ گھٹنے کی وجہ سے تیل کے متبادل (حیاتی ایندھن) کے طور پر غذائی اجناس کا استعمال اتنا زیادہ نہیں رہتا۔

عالمی اقتصادیات کی سست روی سے بحالی کے تناظر میں اجناس کی قیمتیں اگلے مہینوں میں کم رہنے کا امکان ہے۔ تاہم اس تاثر کے ساتھ خطرات

[1] آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی جائزہ، اپریل 2009ء کے مطابق 2008ء میں تیل کی عالمی طلب میں یومیہ 0.4 ملین بیرل کی واقع ہوئی۔

بھی وابستہ ہیں۔ بالخصوص اگر اہم اجناس کی رسد کسی وجہ سے متاثر ہوئی تو ان کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں کیونکہ متاثرہ ممالک گذشتہ برسوں کے غذائی بحران کو دیکھتے ہوئے محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔[2]

3.2 ملکی صورتحال

گرانی کے دباؤ میں جونسبتاً کمی مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی سے شروع ہوئی تھی وہ تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی اور قیمتوں کے تمام اشاریے کمی کا رجحان ظاہر کررہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2)۔

شکل نمبر 3.2: گرانی کے رجحانات (سال بسال)

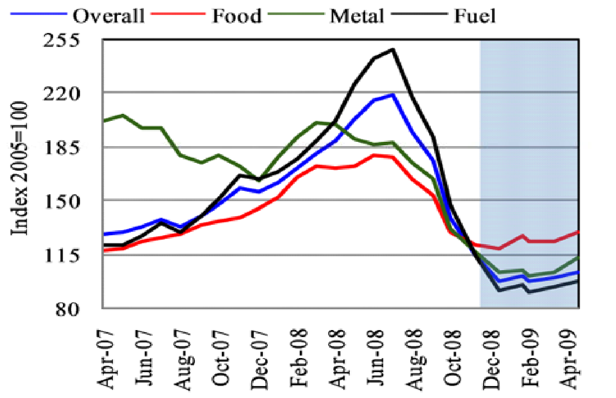

Source: IMF

اگرچہ غذائی اور غیر غذائی گرانی دونوں میں کمی آرہی ہے، صارف اشاریہ قیمت میں غذائی گرانی کے اثرات زیادہ نمایاں ہیں۔ تاہم تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں تیزی سے کمی میں مؤخر الذکر کا اثر زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔[3] تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں زیادہ تیز رفتار کمی کا رجحان بظاہر اس بات کا اشارہ ہے کہ اشیا سازی میں استعمال ہونے والے اہم خام مال مثلاً تیل، دھات، لبریکینٹس وغیرہ کی درآمد سستی ہونے سے فی اکائی قیمت میں زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔ نیز اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ اگلے چند ماہ میں صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی تیزی سے کم ہوگی۔

شکل نمبر 3.3: صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت گرانی کے رجحانات (فیصد، سال بسال)

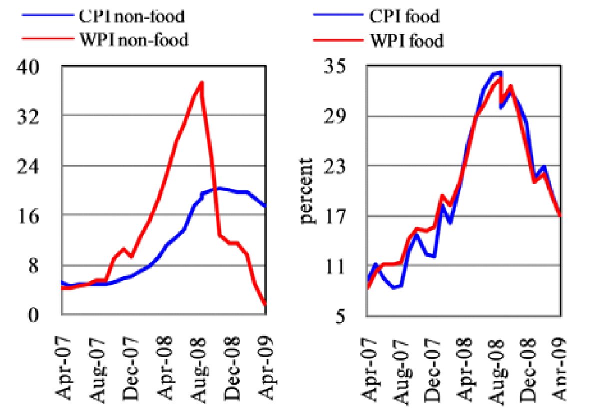

[2] دنیا میں چاول کے دوسرے سب سے بڑے برآمد کنندہ ویت نام نے چاول کی برآمد پر چار ماہ پابندی کا حال ہی میں اعلان کیا ہے۔ مصر نے اس نوع کی پابندی کو، جو اپریل میں اٹھائی جانی تھی، اکتوبر 2009ء تک توسیع دے دی ہے۔ اسی طرح بھارت نے بھی غیر باسمتی چاول کی برآمد روک دی ہے۔ ارجنٹینا میں اس بات کے امکانات بڑھ رہے ہیں کہ حکومت اناج اور تیل کے بیجوں کا تجارتی بورڈ تشکیل دے اور ریونیو کمانے والے شعبے پر زیادہ اختیارات اس بورڈ کو سونپ دے۔

[3] گرانی کے ان دو اشاریوں کے رجحانات میں موجود اس فرق کی وجوہات کے تفصیلی تجزیے کے لیے دیکھئے پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء۔

گرانی کا دباؤ کم ہونا گرانی کے لازمی جز میں کمی سے بھی ظاہر ہے جس کی پیمائش قوزی گرانی سے کی جاتی ہے۔قوزی گرانی کے غیر غذائی غیر توانائی، اور20 فیصد تراشیدہ اوسط دونوں پیمانے مارچ09ء سے نسبتاً کمی ظاہر کررہے ہیں (دیکھئے **جدول3.3**)۔

جدول3.3: گرانی کے رجحانات

فیصد

		سال بسال[1]			بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط[2]	
	اپریل08ء	**انتہائی قدر**	**انتہائی مہینہ**	**اپریل09ء**	**اپریل08ء**	**اپریل09ء**
صارف اشاریہ قیمت	17.2	25.3	اگست08ء	17.2	9.8	22.0
غذائی	25.5	34.1	اگست08ء	17.0	14.3	27.2
غیر غذائی	11.2	20.2	نومبر08ء	17.3	6.5	18.1
تھوک اشاریہ قیمت	23.5	35.7	اگست08ء	8.3	12.6	22.7
غذائی	24.6	33.5	اگست08ء	17.2	15.8	26.6
غیر غذائی	22.7	37.4	اگست08ء	1.8	10.4	19.7
حساس قیمت اظہاریہ	22.3	31.8	اگست08ء	15.0	11.2	25.6
قوزی گرانی						
غیر غذائی غیر توانائی	10.8	18.9	فروری09ء	17.7	7.2	17.0
تراشیدہ اوسط	14.1	21.7	اکتوبر08ء	17.6	8.9	19.4

[1] اپریل2008ء کے مقابلے میں اپریل2009ء میں تبدیلی

[2] اپریل2008ء کے مقابلے میں اپریل2009ء کے بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط میں تبدیلی

ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات

اس کی ایک اہم وجہ2008ء کے پورے عرصے کے دوران مرکزی بینک کا سخت زری موقف تھا۔2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ چار بار بڑھائے جس سے مجموعی طور پر500 بیسس پوائنٹس اضافے سے پالیسی ریٹ15 فیصد تک چلا گیا۔درحقیقت توسیعی مالیاتی پالیسی کی وجہ سے سخت زری پالیسی کی ضرورت بڑھ گئی تھی۔نتیجتاً مالیاتی نظم وضبط میں آنے والی بہتری، اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی سے اضافی طلب اور گرانی کی توقعات کو محدود کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔بعدازاں اسٹیٹ بینک نے20 اپریل09ء کو100 بیسس پوائنٹس کم کرتے ہوئے اپنا پالیسی ریٹ14 فیصد کردیا۔

ماہ بماہ گرانی کے معاملے میں گرانی کے تمام پیمانے بھی اپنی بلند سطحوں سے گر چکے ہیں۔ماہ بماہ گرانی، سوائے صارف اشاریہ قیمت غذائی اور تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانی کے، جولائی2008ء میں بلند ترین تھی۔مثال کے طور پر صارف اشاریہ قیمت گرانی (ماہ بماہ) اپریل2008ء کی3 فیصد کے مقابلے میں اپریل2009ء میں1.4 فیصد تھی (دیکھئے **جدول3.4**)۔

اگرچہ گرانی اب بھی بلند ہے، اسٹیٹ بینک کا تخمینہ بالیقین یہ ہے کہ گرانی میں کمی کا رجحان اگلے چند مہینوں میں زور پکڑے گا۔گرانی کی توقعات میں اور ملکی طلب میں کمی کے سبب اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی نرم کرنے کا فیصلہ کیا۔

گرانی کے دباؤ میں کمی کا سلسلہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال کی مجموعی سالانہ گرانی اپنے ہدف 11 فیصد سے خاصی زیادہ رہنے کا امکان ہے، تاہم اپریل 09ء کی بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط سے ناپی جانے والی گرانی اب بھی 22 فیصد ہے۔

جدول 3.4: گرانی کے رجحانات (ماہ بہ ماہ)[1]

فیصد

	اپریل 08ء	جولائی 08ء	اپریل 09ء
صارف اشاریہ قیمت	3.0	3.3	1.4
غذائی	4.3	2.8	2.0
غیر غذائی	2.0	3.8	0.9
تھوک اشاریہ قیمت	4.3	4.4	1.7
غذائی	3.7	3.5	1.7
غیر غذائی	4.8	5.0	1.7
حساس قیمت اظہاریہ	5.4	4.6	1.2
قوزی گرانی			
غیر غذائی غیر توانائی	1.8	2.3	1.1
تراشیدہ اوسط	2.0	1.8	1.2

[1] مارچ 2009ء کے مقابلے میں اپریل 2009ء میں تبدیلی

ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات

شکل نمبر 3.4: صارفی گرانی، سال بسال

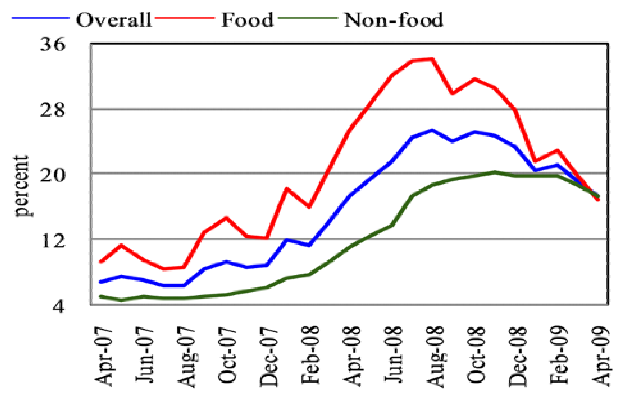

3.3 صارف اشاریہ قیمت

عمومی گرانی (سال بسال) اگست 2008ء میں بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد اپریل 2009ء میں 17.2 فیصد تک گر گئی۔ سال بسال گرانی میں کمی کے حالیہ رجحان کا بنیادی سبب کم ہوتی ہوئی ملکی غذائی گرانی ہے جس سے عالمی قیمتوں میں کمی اور اہم غذائی اجناس کی ہموار ملکی رسد کی عکاسی ہوتی ہے۔

غذائی گرانی میں کمی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگست 2008ء کی بلند ترین سطح سے اپریل 2009ء تک اس میں 17.1 فیصدی درجوں کی کمی آ چکی تھی (دیکھئے **شکل 3.4**)۔ مزید حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ رواں مالی سال کی دوسری ششماہی کے دوران غیر غذائی گروپ نے بھی گرانی میں مقابلتاً کمی ظاہر کی ہے، تاہم یہ کمی غذائی گروپ جیسی نمایاں نہیں ہے۔ غیر غذائی گرانی میں مزید کمی متوقع ہے جس کے اسباب سخت زری موقف کے تاخیر سے پہنچنے والے اثرات، اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتیں اور گرانی کی معدوم ہوتی توقعات کے علاوہ کمزور ملکی طلب اور غذائی گرانی میں کمی کے باعث دور ثانی کے اثرات کی عدم موجودگی بھی ہے۔

3.3.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

اگست 2008ء میں 34.1 فیصد کی بلندی تک جانے کے بعد غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر اپریل 2009ء میں سال بسال 17 فیصد

ہوگئی۔ رسد کا بہتر انتظام، اور نمو اور اجناس کے نرخوں کے لیے ناسازگار عالمی حالات اس کا بنیادی سبب تھے۔ گندم کی کافی اور بروقت درآمد نے ذخیرہ اندوزی کے امکانات کو ختم کر دیا۔ اسی طرح چاول کی شاندار ملکی فصل اور چاول کی عالمی قیمتوں میں کمی نے اناج کی ملکی قیمتوں کو محدود رکھنے میں مددی (دیکھیے شکل 3.5 اور 3.6)۔

گندم کی ملکی قیمتیں جن دنوں تیزی سے بڑھ

شکل نمبر 3.5: اہم غذائی اشیا کی قیمتیں (روپے فی کلوگرام)

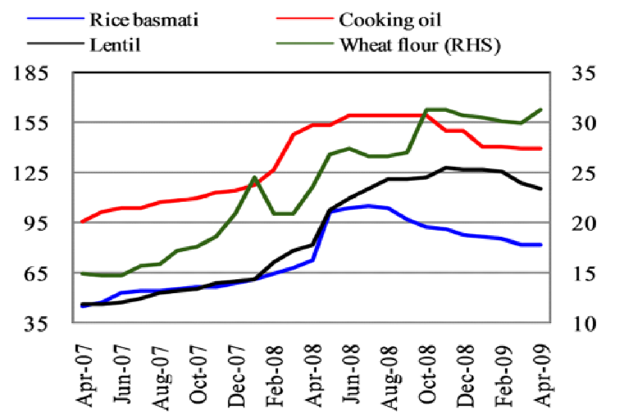

شکل نمبر 3.6: (الف) گندم

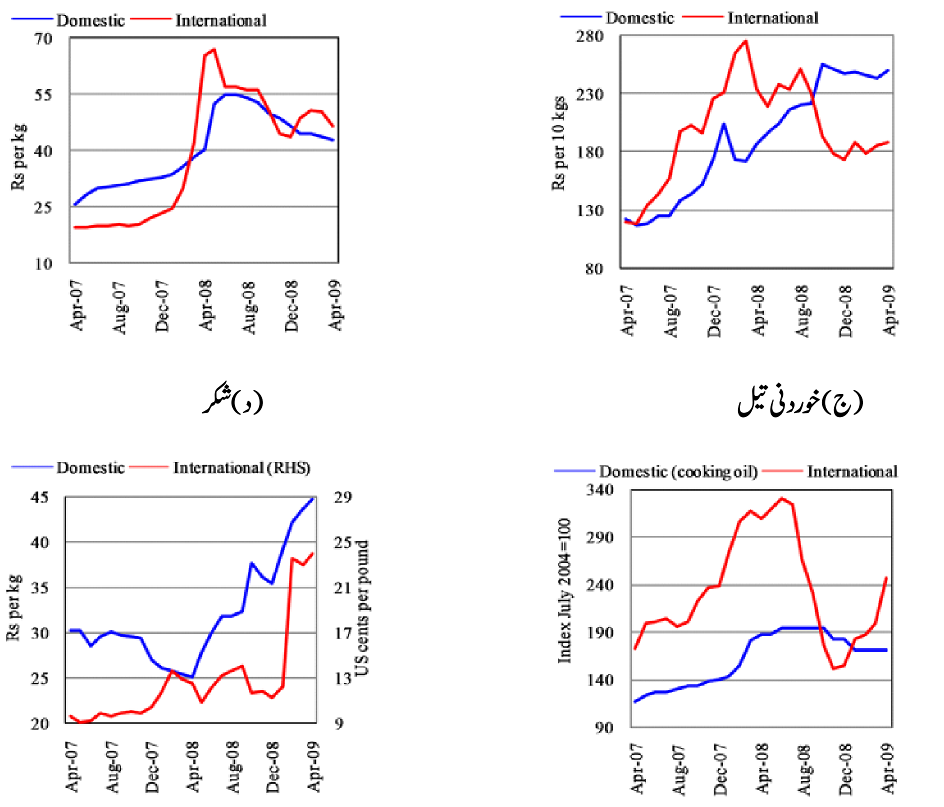

رہی تھیں، گندم کی عالمی قیمتیں ان سے بھی بلند تھیں تاہم حالیہ مہینوں میں وہ ملکی قیمتوں سے بھی کم ہوگئیں۔ اگر گندم کی ملکی قیمتیں عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ کم ہوتیں تو ملکی غذائی گرانی خاصا پہلے کم ہوجاتی۔ ملکی اور عالمی قیمتوں میں موجودہ فرق کا بنیادی سبب حکومت کا گندم کی سرکاری قیمت 52 فیصد اضافے سے 950 روپے فی 40 کلوگرام کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کی وجہ سے گندم کی شاندار فصل ہوئی حالانکہ کاشتکاروں کو پانی اور یوریا کی قلت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور پنجاب میں کٹائی سے پہلے بارشوں سے کچھ نقصان بھی ہوا تھا۔ اس کے علاوہ گندم کی سرحد پار غیر قانونی منتقلی کی حوصلہ شکنی کی گئی اور غذائی ضروریات کا پورا ہونا بھی یقینی بنایا گیا اگرچہ اس کے لیے زائد لاگت برداشت کرنی پڑی۔ حالیہ مہینوں میں گندم کی ملکی قیمتیں دراصل شاندار فصل کی توقعات اور ہمسایہ ملکوں کی کم طلب کے باعث گریں۔ تاہم پنجاب میں گندم کی نئی سرکاری قیمت اور قیمتِ اجرا کو ہم آہنگ کرنے سے مئی 2009ء میں گندم کی قیمت معمولی سی بڑھنے کا امکان ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں چاول کی ملکی قیمتیں کم ہوئیں۔ باسمتی چاول کی ملکی قیمت کم ہونے کی اہم وجہ نومبر 2008ء سے اس کی برآمد کا گھٹنا ہے کیونکہ باسمتی کو عالمی منڈی میں بھارت کی طرف سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ تاہم طلب اور رسد میں تفاوت کی وجہ سے اری۔6 کی قیمت مستقبل قریب میں بڑھنے کا امکان ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ بھارت، مصر اور ویت نام سمیت کئی ملکوں نے اری۔6 اور اس جیسے دیگر چاولوں کی برآمد پر دوبارہ پابندیاں عائد کردی ہیں۔

دوسری طرف رواں مالی سال کے دوران شکر کی قیمت ملکی پیداوار کم رہنے کی وجہ سے بڑھتی رہی۔[4] شکر کی درآمد کی اجازت دینے سے اگرچہ ملکی رسد بہتر ہوجائے گی تاہم قیمتیں بلند رہنے کا امکان ہے کیونکہ بنیادی طور پر بھارت میں شکر کی بلند طلب کی وجہ سے شکر کی عالمی قیمتیں بھی مستحکم ہیں۔

3.3.2 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

شکل نمبر 3.7: صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی

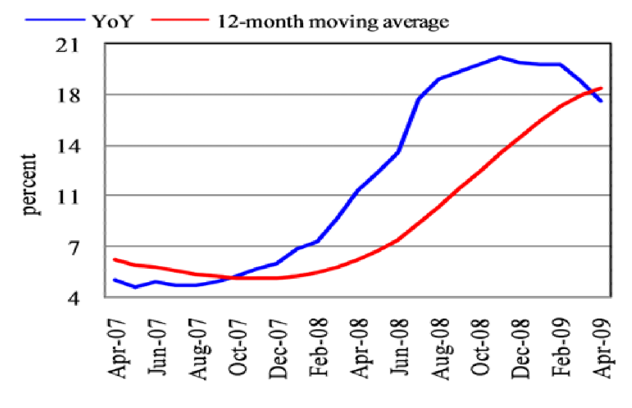

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر غذائی گرانی میں اضافے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ مالی سال 09ء میں برعکس ہو گیا کیونکہ ملک میں ذیلی گروپ کی سال بسال گرانی نومبر 08ء کی 20.2 فیصد بلندی سے اپریل 09ء کی 17.3 فیصد تک گر گئی (دیکھئے **شکل 3.7**)۔

غیر غذائی گروپ میں، اشاریہ کرایہ مکان کے سوا تمام تحتی اشاریے رواں مالی سال کی تیسری سہ

[4] پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کے مطابق گذشتہ سال کی ریکارڈ 4.35 ملین ٹن پیداوار کے مقابلے میں اس سال شکر کی مجموعی پیداوار 3.2 ملین ٹن رہی۔

ماہی کے دوران سال بسال گرانی میں کمی ظاہر کر رہے ہیں (دیکھئے جدول 3.5)۔ دیگر کی نسبت ذیلی اشاریے ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں زیادہ تیزی سے کمی آئی جس سے عالمی نرخ کم ہونے کی وجہ سے تیل کی ملکی قیمتوں میں تخفیف، اور اس کے سبب ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں جزوی تخفیف کی عکاسی ہوتی ہے۔ ذیلی گروپ ایندھن اور روشنی میں گرانی نسبتاً سست روی سے کم ہوئی جس کا سبب دوران سال گیس اور بجلی کے نرخوں میں تیزی سے ہونے والا اضافہ ہے۔

جدول 3.5: صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) بلحاظ گروپ

	وزن	اگست 08ء	دسمبر 08ء	مارچ 09ء	اپریل 09ء
غیر غذائی گروپ	59.7	18.7	19.8	18.5	17.3
ملبوسات، ٹیکسٹائل اور جوتا	6.1	14.9	15.7	13.6	12.3
کرایہ مکان	23.4	14.2	17.6	18.7	18.9
ایندھن اور روشنی	7.3	21.0	29.5	26.7	26.7
گھریلو فرنیچر	3.3	12.0	14.6	14.2	12.6
ٹرانسپورٹ و مواصلات	7.3	40.5	25.7	17.8	8.6
تفریح	0.8	11.7	12.6	13.9	13.9
تعلیم	3.5	15.4	17.0	18.4	23.0
صفائی ستھرائی، لانڈری	5.9	19.6	19.8	16.4	16.0
علاج معالجہ	2.1	9.9	12.7	14.2	13.4
عمومی صارف اشاریہ قیمت	100	25.3	23.3	19.1	17.2

ذیلی گروپوں تعلیم، صفائی ستھرائی اور لانڈری، ادویات اور کرایہ مکان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور یہ صورتحال مستقل بلند غذائی گرانی کے دور ثانی کے اثرات کو واضح کرتی ہے، نیز معاوضوں اور تنخواہوں کا خاصا معقول حصہ ان تمام گروپوں پر صَرف ہوتا ہے۔ غذائی گرانی بڑھنے سے ان ذیلی اشاریوں میں اضافہ ہوسکتا تھا چنانچہ سخت زری پالیسی نے اس امکان کو زائل کر دیا۔ اگلے چند ماہ میں غذائی گرانی میں تیزی سے کمی متوقع ہے جو غیر غذائی گرانی کے خدمات سے متعلق ذیلی اشاریوں میں اضافے کی روک تھام میں مدد دے گی، اس کے ساتھ ساتھ غذائی اور غیر غذائی گرانی میں سست روی کے مشترکہ اثرات سے مجموعی گرانی میں تیز رفتار کمی آئے گی۔

شکل نمبر 3.8: اشاریہ کرایہ مکان گرانی

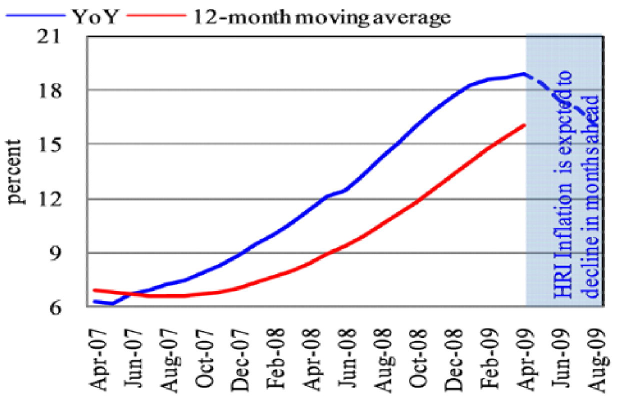

اس کے علاوہ اشاریہ کرایہ مکان کے معاملے میں سال بسال گرانی اپنی انتہا پر معلوم ہوتی ہے، دھاتوں اور دیگر تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کو دیکھتے ہوئے توقع ہے کہ اگلے مہینوں کے دوران اس میں کمی آنے لگے گی (دیکھئے شکل 3.8)۔ اشاریہ کرایہ مکان کی گرانی میں متوقع کمی کے نتیجے میں مجموعی گرانی اور غیر غذائی گرانی کم ہو جائے گی کیونکہ اشاریہ کرایہ مکان کا مجموعی گرانی باسکٹ میں حصہ 23.4 فیصد اور غیر غذائی گروپ میں 39.3 ہے (دیکھئے باکس 3.1)۔

باکس 3.1: صارفی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا کردار

صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں بلحاظ وزن سب سے بڑا حصہ اشاریہ کرایہ مکان کا ہوتا ہے جو مجموعی باسکٹ میں 23.4 فیصد اور غیر غذائی گروپ میں 39.3 فیصد ہے۔

وفاقی محکمہ شماریات اس اشاریے کو ملک کے 35 شہری مراکز کی تعمیراتی لاگتوں کو پیش نظر رکھ کر بالواسطہ طریقے سے مرتب کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مزدوری اور تعمیراتی ساز وسامان کے اخراجات کو شامل کیا جاتا ہے، مزدوری کے اخراجات 40 فیصد، جبکہ بقیہ ساز وسامان کے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مزدوری اور ساز وسامان کے اخراجات کا 24 ماہی حرکت پذیر جیومیٹرک اوسط نکال کر

جدول 3.1.1: گرانی کے رجحانات (سال بسال) فیصد میں

	عمومی	غیر غذائی گروپ	کرایہ مکان	غیر غذائی غیر توانائی	غیر غذائی غیر توانائی علاوہ اشاریہ کرایہ مکان	مجموعی علاوہ اشاریہ کرایہ مکان	غیر غذائی علاوہ اشاریہ کرایہ مکان
اپریل 08ء	17.2	11.2	11.4	10.8	10.4	19.0	11.1
مئی 08ء	19.3	12.5	12.0	12.3	12.6	21.5	12.7
جون 08ء	21.5	13.8	12.4	13.0	13.6	24.3	14.8
جولائی 08ء	24.3	17.3	13.3	14.7	16.1	27.7	20.1
اگست 08ء	25.3	18.7	14.2	16.4	18.4	28.7	21.9
ستمبر 08ء	23.9	19.2	15.0	17.3	19.4	26.6	22.2
اکتوبر 08ء	25.0	19.7	16.0	18.3	20.5	27.7	22.4
نومبر 08ء	24.7	20.2	16.8	18.9	20.8	27.1	22.6
دسمبر 08ء	23.3	19.8	17.6	18.8	19.9	25.1	21.3
جنوری 09ء	20.5	19.7	18.2	18.9	19.6	21.2	20.7
فروری 09ء	21.1	19.6	18.5	18.9	19.4	21.8	20.4
مارچ 09ء	19.1	18.5	18.7	18.5	18.3	19.2	18.4
اپریل 09ء	17.2	17.3	18.9	17.7	16.6	16.7	16.3

ہر شہری مرکز کا تعمیراتی اشاریہ مرتب کیا جاتا ہے۔ پھر مجموعی اشاریہ کرایہ مکان معلوم کرنے کے لیے ہر شہر کے الگ الگ (گھرانوں کے بجٹ سروے سے حاصل کردہ) کرایہ مکان کے اوزان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

شکل نمبر 3.1.1: اشاریہ کرایہ مکان گرانی کا حصہ (سال بسال)

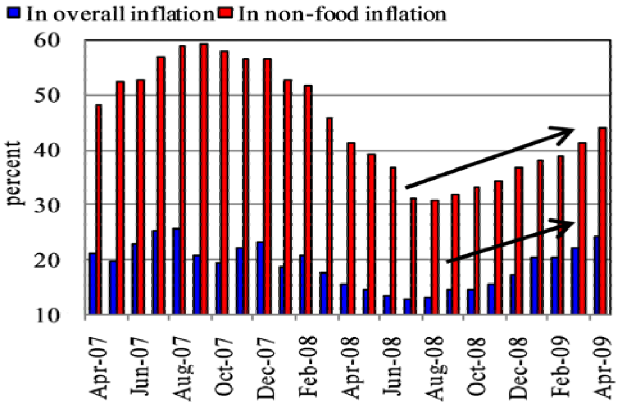

مجموعی صارفی گرانی (سال بسال) میں ستمبر 2008ء سے واضح طور پر کمی کا رجحان ہے، تاہم غیر غذائی گروپ میں ایسا رجحان موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ اشاریہ کرایہ مکان ہے جو مسلسل بڑھ رہا ہے۔ غیر غذائی گروپ میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ چونکہ بلند (39.3 فیصد) ہے، اس لیے غیر غذائی صارفی گرانی مستحکم طور پر بلند رہی ہے۔ اگر اشاریہ کرایہ مکان کو نکال دیا جائے تو غیر غذائی صارفی گرانی زیادہ تیزی سے کم ہوئی ہے (دیکھئے **جدول 3.1.1**)۔

غیر غذائی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کی وجہ سے استحکام اس کے بہ وزن حصے سے بھی ظاہر ہے۔ **شکل 3.1.1** سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر غذائی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ ستمبر 2008ء سے مسلسل بڑھا ہے جس سے غیر غذائی

گرانی مستقلاً بلند ہے۔اس کے علاوہ غیر غذائی غیر توانائی سے ناپی جانے والی قوزی گرانی بھی بنیادی طور پر اشاریہ کرایہ مکان کی وجہ سے مسلسل بلند رہی ہے جس کا غیر غذائی غیر توانائی گروپ میں حصہ 46 فیصد ہے۔تاہم دھاتوں اور دیگر تعمیراتی ساز و سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے پیش نظر مستقبل میں اشاریہ کرایہ مکان گرانی میں کمی کا امکان ہے،جس کے نتیجے میں صارفی غیر غذائی گرانی اور غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانی میں تیزی سے کمی واقع ہوگی۔

3.3.3 گرانی کا اثر

مالی سال09ء کے دوران گرانی بلحاظ آمدنی گروپ کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ گرانی کا سب سے زیادہ اثر نومبر 08ء سے کم آمدنی والے طبقوں پر نہیں بلکہ متوسط طبقوں پر ہے۔کم ترین آمدنی والے گروپ پر گرانی کا دباؤ کم ہونے کی ممکنہ وجہ کم ہوتی ہوئی غذائی گرانی ہے کیونکہ اس گروپ کے مجموعی اخراجات کا بہت بڑا حصہ بنیادی اناج کی خریداری پر مشتمل ہوتا ہے۔گرانی بلحاظ آمدنی گروپ کے تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران بلند ترین آمدنی گروپ (12 ہزار روپے سے زائد) کے سوا تمام آمدنی گروپوں پر، مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانی سے زیادہ بلند گرانی کا اثر ہوا (دیکھئے **شکل 3.9**)۔

شکل نمبر3.9: آمدنی وار گروپ کے لحاظ سے گرانی (سال بسال)

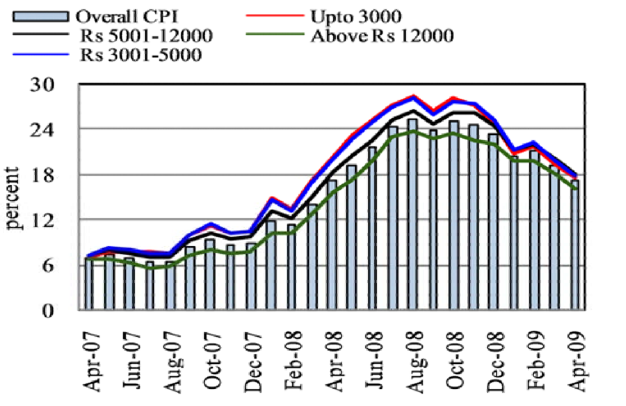

3.4 تھوک اشاریہ قیمت

ستمبر 2008ء سے تھوک اشاریہ قیمت گرانی کم ہونا شروع ہوئی تھی اور مالی سال کے پورے عرصے یہ کمی جاری رہی۔اپریل09ء میں تھوک اشاریہ قیمت گرانی 8.3 فیصد تھی جبکہ ایک سال قبل یہ 23.5 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔غذائی گروپ کے مقابلے میں غیر غذائی گروپ کی گرانی میں کمی نمایاں رہی (دیکھئے **شکل 3.10**)۔مالی سال کے دوران غیر غذائی گروپ میں خام مواد کے سوا تمام

شکل نمبر3.10: تھوک قیمت گرانی (سال بسال)

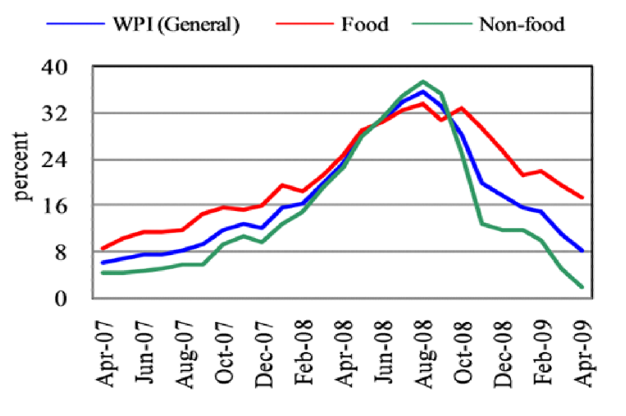

ذیلی اشاریوں میں گرانی نمایاں طور پر کم ہوئی۔ مجموعی تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں غیر غذائی گروپ کا حصہ جو اپریل 08ء میں 56.1 فیصد تھا، زبردست کمی کے نتیجے میں اپریل 09ء میں 12.3 فیصد تک آ گیا۔ تھوک اشاریہ قیمت میں غیر غذائی گروپ یعنی ایندھن، روشنی اور لبریکینٹ کے ذیلی اشاریوں کا حصہ سب سے نمایاں طور پر کم ہوا جو اپریل 08ء کے 37.5 فیصد سے اپریل 09ء کے منفی 15.1 فیصد تک آ گیا (دیکھئے **شکل 3.11**)۔

شکل نمبر 3.11: تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں حصہ

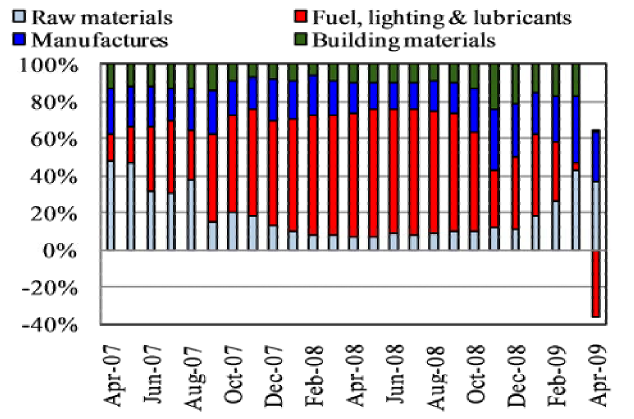

تھوک اشاریہ قیمت غذائی (سال بسال) گرانی اپریل 08ء کے 24.6 فیصد کے مقابلے میں اپریل 09ء میں 17.2 فیصد تک آ گئی۔ غیر غذائی گروپ کی نسبت غذائی گروپ کی گرانی میں کمی کی رفتار سست رہی جس کی بنیادی وجہ چند غذائی اجناس مثلاً پیاز (211.1 فیصد)، شکر (85.7 فیصد)، گڑ (84.6 فیصد)، مسالہ جات (53.6 فیصد)، دال مسور (41.7 فیصد) اور گندم کے آٹے (41.9 فیصد) کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ تھوک اشاریہ قیمت غذائی گروپ کی 43 اجناس میں سے 28 کی قیمتوں میں اپریل 09ء کے دوران 10 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی (سال بسال) میں تیزی سے کمی کی وجہ موجودہ عالمی کساد بازاری کا اجناس کے نرخوں پر پڑنے والا اثر ہے جو بعض منتخب غیر غذائی اجناس کے نرخوں سے واضح ہے (دیکھئے **جدول 3.6**)۔

جدول 3.6: منتخب تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی اشیا میں (سال بسال) فیصد تبدیلی

	مارچ 08ء	جون 08ء	ستمبر 08ء	دسمبر 08ء	مارچ 09ء	اپریل 09ء
فولاد	34.2	53.9	53.9	28.8	-0.1	-9.8
کیمیکلز	36.6	44.9	31.6	8.9	-18.7	-21.1
سرسوں/سرسوں کے بیج	48.3	64.1	70.9	32.0	7.2	5.8
فرنس آئل	68.2	93.0	55.5	-41.2	-41.7	-40.0
کیمیائی کھاد	84.6	93.8	87.2	74.7	14.4	11.8
کوئلہ	111.1	118.2	81.8	50.0	18.4	7.1

تاہم ملک میں کپاس کی طاقتور طلب اور اگلے مالی سال دنیا بھر میں کپاس کی متوقع کم پیداوار کے پیش نظر کپاس کی ملکی قیمتیں اگلے چند مہینوں میں بڑھنے کا امکان ہے۔ کپاس کی بلند قیمتیں تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کی گرانی میں کمی کا سلسلہ کمزور کر سکتی ہیں۔

3.5 حساس قیمت اظہاریہ

حساس قیمت اظہاریہ سے ناپی جانے والی (سال بسال) گرانی اپریل 08ء کے 22.3 فیصد کے مقابلے میں گذشتہ اپریل 15 فیصد تھی۔ بارہ

شکل نمبر 3.12: حساس قیمت اظہاریہ گرانی

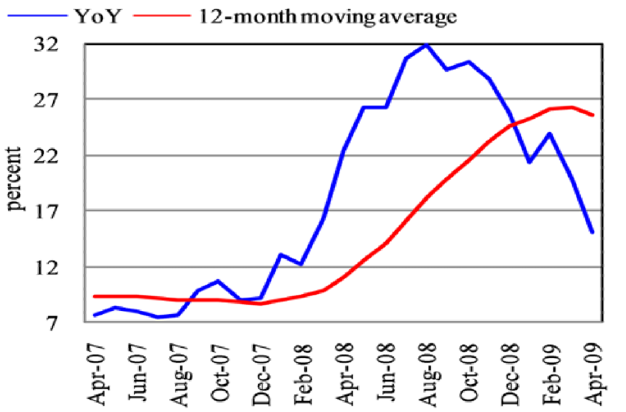

شکل نمبر 3.13: ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی

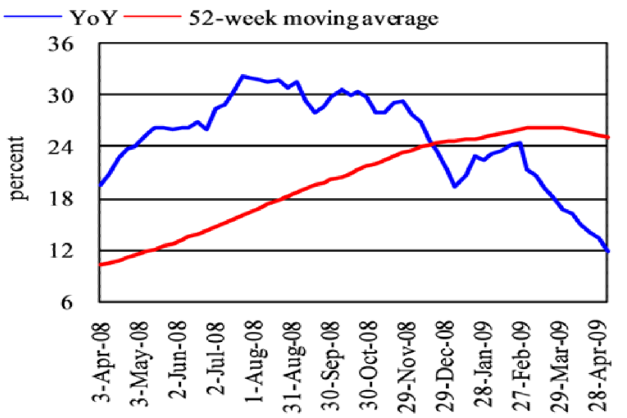

ماہی حرکت پذیر اوسط سے ناپا جانے والا طویل مدتی رجحان مارچ09ء میں بلند ترین سطح چھونے کے بعد اپریل09ء میں کم ہوکر 25.6 فیصد تک آ گیا (دیکھئے **شکل 3.12**)۔

ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں کمی کا سلسلہ مارچ09ء کے پہلے ہفتے سے شروع ہوا تھا جو مئی09ء کے پہلے ہفتے تک جاری رہا۔ مارچ09ء کے پہلے ہفتے میں ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی (سال بسال) 21.4 فیصد تھی جو مئی کے پہلے ہفتے میں 11.8 فیصد ہوگئی۔ ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں، 52 ہفتے کی حرکت پذیر اوسط سے ناپے جانے والے طویل مدتی رجحان میں بھی مارچ 09ء کے پہلے ہفتے سے کمی شروع ہوگئی (دیکھئے **شکل 3.13**)۔ ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی میں تیزی سے کمی ظاہر کرتی ہے کہ صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں اگلے چند ماہ میں خاصی کمی واقع ہوجائے گی۔[5]

[5] حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ کی 64 فیصد اشیا صارف اشاریہ قیمت غذائی باسکٹ میں بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء میں بحث ہے صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ دونوں عام طور پر ایک سمت میں حرکت کرتے ہیں۔